Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم منگل

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۱۶ ذوالحجہ ۱۳۹۴ھ ۔ ۳۱ فتح ۱۳۵۳ہش ۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۷۴ء	نمبر ۲۹۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۱ فتح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے :۔

طبیعت پہلے سے نسبتاً بہتر ہے البتہ فلو کے بعد کے کچھ اثرات باقی ہیں

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۳۱ فتح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

ابھی تک ضعف کی بہت شکایت ہے

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

جماعتِ احمدیہ کے مقدس و بابرکت جلسہ سالانہ کے موقع پر

مسجدِ اقصیٰ میں عالمگیر زبانوں کے اجلاس کا وسیع پیمانہ پر انعقاد

اکنافِ عالم سے تشریف لائے ہوئے احمدی وفود کے نمائندوں کی چالیس زبانوں میں ایمان افروز تقاریر

جماعتِ احمدیہ کے بیاسی ویں جلسہ سالانہ کے پہلے روز مورخہ ۲۶ فتح ۱۳۵۳ ہش (مطابق ۲۶ دسمبر ۱۹۷۴ء) سات بجے شام شعبہ تحریکِ جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام مسجدِ اقصیٰ میں اپنی شاندار روایات کے ساتھ "عالمگیر زبانوں کا اجلاس" منعقد ہوا جس کی صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے ادا فرمائے اور سٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم قریشی محمد اسلم صاحب مہتمم تحریکِ جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے انجام دیئے۔ یہ ایمان افروز اجلاس جس میں اکنافِ عالم سے آنے والے بیسیوں مخلص اور فدائی احمدیوں نے شرکت کی اور اپنے انتہائی دلکش خیالات کا اظہار فرمایا۔ تلاوتِ کلامِ پاک سے شروع ہوا جو جامعہ احمدیہ کے انڈونیشین طالب علم مکرم منیر الاسلام صاحب نے کی۔

بعدہٗ محترم صدرِ جلسہ نے اس اجلاس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیحِ پاک علیہ السلام سے وعدہ فرمایا تھا کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" یہ ایمان افروز اجلاس اس وعدہ کے پورا ہونے کی عملی اور جیتی جاگتی تصویر پیش کرتا ہے جبکہ اکنافِ عالم سے آنیوالے احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام سُنکر اور اُسے دل سے قبول کر کے اللہ اور اس کے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کا تذکرۂ جمیل سُننے کے لئے اور امامِ وقت ایدہ اللہ تعالیٰ اور اپنے پاکستانی بھائیوں کی ملاقات کے لئے یہاں آ جمع ہوئے ہیں۔ یہ روحانی پرندے اپنی اپنی بولیوں میں اپنے دلی جذبات کا اظہار کریں گے اور حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے ایک اقتباس کا اپنی زبان میں ترجمہ پیش کریں گے جو یقیناً ہم سب کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث ہوگا۔ انشاء اللہ۔

صدرِ محترم کے ان ابتدائی ارشادات کے بعد اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلے محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے تقاریر کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منتخب شدہ اصل اُردو اقتباس کو حاضرین کے سامنے پیش فرمایا۔ "تجلیاتِ الٰہیہ" کے اس رُوح پرور اقتباس کی عبارت درج ذیل ہے :۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اِس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نُور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا مُنہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھُولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اُٹھا دے گا۔"

(تجلیاتِ الٰہیہ صـ۲۲)

بعد ازاں اکنافِ عالم سے آئے ہوئے معزز مہمانوں کی تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا جو مسلسل دو گھنٹے تک جاری رہا۔ ذیل میں شرکائے جلسہ کے اسمائے گرامی درج کئے جاتے ہیں :۔

اسمائے گرامی	زبان	ملک
۱۔ مکرم السید منیر الحصنی صاحب	عربی	شام
۲۔ " مظفر احمد صاحب ظفر	انگلش	امریکہ
۳۔ " بشیر محمود صاحب تیجو	فرنچ	ماریشس
۴۔ " شیخ ناصر احمد صاحب	جرمن	جرمنی
۵۔ " محمد جلال صاحب شمس	ترکی	پاکستان
۶۔ " سیف الاسلام محمود ایرکسن	سویڈش	سویڈن
۷۔ " نور احمد بولستاد	نارویجین	ناروے
۸۔ " شعیب موسیٰ	یوگوسلاو	یوگوسلاویہ
۹۔ " ملک محمد شریف صاحب	اٹیلین	سسلی (اٹلی)
۱۰۔ " محمد عثمان صاحب چینی	چینی	چین
۱۱۔ " عبدالرفیق صاحب وبیر (WEBER)	ڈچ	ہالینڈ
۱۲۔ " گیانی عباد اللہ صاحب	گورمکھی	پاکستان
۱۳۔ " انیس الرحمٰن صاحب بنگالی	بنگلہ	"
۱۴۔ " ملک محمد شریف صاحب	سپینش	اٹلی
۱۵۔ " ملک منیر احمد صاحب	جاپانی	جاپان
۱۶۔ " شیخ خادم حسین صاحب	فارسی	پاکستان
۱۷۔ " یوسف تونی صاحب	کریول	ماریشس
۱۸۔ " [illegible] صاحب	یوروبا	نائیجیریا
۱۹۔ " انوار الدین صاحب	ہاؤسا	"
۲۰۔ " گیانی عباد اللہ صاحب	ہندی	پاکستان
۲۱۔ " ابراہیم بن یعقوب	فینٹی	گھانا

(باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۱ ماہ فتح ۱۳۵۳ ہش

غلبۂ اسلام کی وجد آفریں جھلک

اللہ تعالیٰ نے ہمارے مقدس و بابرکت للّٰہی جلسہ سالانہ کو غلبۂ اسلام کے حق میں بار بار اور ہر بار پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ ظاہر ہونے والا نشانِ صداقت قرار دیا ہے۔ یہ نشانِ صداقت بحمد اللہ تعالیٰ ہر سال ظاہر ہو کر دنیا پر آشکار کر دکھاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے جس حزب کو غلبۂ اسلام کی غرض سے قائم فرمایا ہے وہ اسے ابتلاؤں اور آزمائشوں میں سے گزار کر اور ان ابتلاؤں اور آزمائشوں کو ترقی کا ذریعہ بنا کر مسلسل پروان چڑھاتا اور ترقی پہ ترقی دیتا چلا آرہا ہے۔ وہ اسے پروان چڑھاتا اور ترقی دیتا چلا جائے گا یہاں تک کہ یہ کرۂ ارض پر محیط ہو جائے گا اور اس طرح اسلام دنیا بھر میں غالب آکر اسے حق و صداقت سے پوری طرح معمور کر دکھائے گا۔

امسال ہمارا جلسۂ سالانہ ابتلاء کی ظلمت کے بعد ایک قندیل نور بن کر آیا جس نے مہیب اندھیروں کو چھانٹ کر ہر طرف اور ہر سمت میں اُجالا ہی اُجالا کر دیا اور روزِ روشن کی طرح اس حقیقت کو آشکار کر دکھایا کہ منہ کی پھونکیں خدائی چراغ کو بجھانے پر کبھی قادر نہیں ہو سکتیں کیونکہ خود اپنے نور سے چراغ روشن کرنیوالے سرچشمۂ نور نے چراغ مصطفوی کو بجھانے کی کوشش کرنے والوں کو ان کے انجام کے بارہ میں یہ کہہ کر ہمیشہ ہمیش کے لئے خبردار فرما دیا ہے کہ:۔

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝

وہ چاہتے ہیں کہ اپنے مونہوں سے اللہ کے نور کو بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کر کے چھوڑے گا خواہ انکار کرنے والے کتنا ہی ناپسند کریں۔ وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے خواہ مشرک کتنا ہی ناپسند کریں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین یعنی دینِ اسلام کا کُل ادیان پر غالب آنا بہرحال مقدر ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے روشن نشانوں کے ساتھ اس حقیقت کو دنیا پر آشکار کرتا چلا آرہا ہے۔ ان روشن نشانوں میں سے ایک ہمارا مقدس و بابرکت للّٰہی جلسۂ سالانہ بھی ہے۔ یہ روشن نشان ہر سال پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے اور دنیا بھر میں اسلام کے بتدریج ظاہر ہونے والے غلبہ کی وجد آفریں جھلک دکھانے کا موجب بنتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس نشانِ صداقت کے متعلق یہی نہیں فرمایا تھا کہ دُور دُور سے لوگ بکثرت آئیں گے یہاں تک کہ جن راستوں سے چل کر وہ آئیں گے وہ بکثرت آمد و رفت کی وجہ سے گہرے ہو جائیں گے بلکہ یہ بھی فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ نے اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی جیسا کہ فرمایا:۔

"اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلاء کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔" (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

اسی سے ظاہر ہے کہ اس مقدس و بابرکت للّٰہی جلسۂ سالانہ کا خالص تائیدِ حق اور اعلاءِ کلمۂ اسلام اور غلبۂ اسلام کے ساتھ گہرا تعلق ہے اور وہ تعلق یہی ہے کہ یہ جلسہ ہر سال منعقد ہو کر دنیا کو غلبۂ اسلام کی ایک وجد آفریں جھلک دکھانے کا موجب بنے گا کیونکہ جو نئی قومیں حلقہ بگوشِ اسلام ہوں گی ان کے نمائندے ہر سال ہزاروں ہزار میل کی مسافت طے کر کے اس میں شمولیت کی سعادت حاصل کریں گے۔ ان کا شمولیت کرنا اس امر کا بیّن ثبوت ہوگا کہ اسلام دنیا کے دُور دراز علاقوں میں بسنے والی مختلف قوموں میں برابر پھیل رہا ہے اور وہ حلقہ بگوشِ اسلام ہو ہو کر دنیا پر اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ کی صداقت کو آشکار کرنے کا موجب بنیں گی۔

چنانچہ جب ہم اس نقطۂ نگاہ سے اپنے ۸۲ ویں جلسہ سالانہ کا جائزہ لیتے ہیں تو اس میں غلبۂ اسلام کی ایک وجد آفریں جھلک ہماری آنکھوں کے سامنے آئے بغیر نہیں رہتی کیونکہ اس میں شمولیت اختیار کرنے والے خوش نصیبوں میں ہمیں مختلف قوموں اور نسلوں کے نمائندے نظر آتے ہیں۔ امسال قریباً ڈیڑھ درجن ملکوں کے نمائندوں نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ ان میں آسٹریلیا، انڈونیشیا، ایران، مشرق وسطی کے متعدد ممالک، ماریشس، نائیجیریا، گھانا، یوگوسلاویہ، ڈنمارک، ناروے، سویڈن، سوئٹزرلینڈ، جرمنی، ہالینڈ اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے نصف صد سے زائد نمائندے شامل تھے۔ پھر ان نمائندوں میں مردوں کے علاوہ متعدد نومسلم خواتین بھی شامل تھیں۔ گزشتہ سال پہلی بار ایک درجن سے کچھ زائد ممالک کے ۲۶ نمائندے جلسہ میں شریک ہوئے تھے جبکہ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے مشرق و مغرب میں پھیلے ہوئے ڈیڑھ درجن ممالک میں بسنے والی قوموں کے نصف صد سے زائد نمائندوں نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ گویا گزشتہ سال کی نسبت شرکت کرنے والے ممالک کی تعداد میں پچاس فیصد اور ان کے نمائندوں کی تعداد میں سو فیصد اضافہ ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

یہ اس امر کا ایک بیّن ثبوت ہے کہ بحمد اللہ تعالیٰ اسلام دنیا میں غالب آرہا ہے اور یہ غلبہ اپنے کمال کو پہنچ کر رہے گا کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔

انتظامات جلسہ کے بارہ میں تجاویز

بزرگان و احباب جماعت جلسہ سالانہ کی برکات سے مستفیض ہو کر اپنے گھروں کو واپس پہنچ چکے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اُن کا حافظ و ناصر ہو۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات کو بہتر بنانے کے سلسلہ میں اگر احباب کے ذہن میں کوئی تجویز ہو تو براہ کرم انہیں اپنی اولین فرصت میں معین صورت میں تحریر کر کے بھجوا دیا جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

امید ہے کہ جلسہ سالانہ کی تنظیم کے ساتھ احباب یہ تعاون فرما کر ہمیں ممنون فرمائیں گے۔

(افسر جلسہ سالانہ)

دعائے مغفرت

برادرم مکرم غلام احمد صاحب چغتائی آف لنڈن کے والد محترم اور میرے خسر مرزا غلام محمد صاحب چغتائی مورخہ ۲۰/۱۲/۷۴ کو ربوہ میں وفات پا گئے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

مرحوم بہت خاموش طبع اور عبادت گزار بزرگ تھے۔ ۱۹۱۱ء میں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ قریباً ستانوے برس کی عمر میں وفات پائی۔ انہوں نے اپنے پیچھے دو لڑکے اور چار لڑکیاں چھوڑی ہیں جو سب کے سب صاحب اولاد ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے تحت محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے مورخہ ۲۱/۱۲/۷۴ کو نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت و بلندیٔ درجات فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(نور احمد عابد چیف آفیسر میونسپل کمیٹی بھیرہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زندہ خدا اور سلسلۂ وحی و الہام

(محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے جماعت احمدیہ کے بیاسی ویں جلسہ سالانہ کے پہلے اجلاس منعقدہ ۲۶ دسمبر ۱۹۷۴ء میں جو تقریر فرمائی اس کا متن قارئین الفضل کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے ——— (ادارہ)

مذہب اسلام کی ایک خاص خصوصیت جو اسے دیگر مذاہب عالم سے ممتاز کرتی ہے اور اس کو ایک زندہ مذہب ثابت کرتی ہے یہ ہے کہ اسلام ایک حیّ و قیوم اور زندہ و توانا خدا کو پیش کرتا ہے۔ اسلام کے بالمقابل دوسرے مذاہب خدا کا جو تصور پیش کرتے ہیں وہ ایک بے جان اور مُردہ خدا کا تصور ہے جو محض ایک افسانہ اور قصہ و کہانی کا رنگ رکھتا ہے جو ابتدائے آفرینش میں کلام کرتا تھا لیکن اب نہیں کرتا یا آج سے پانچ ہزار سال پہلے کلام کرتا تھا لیکن اب نہیں کرتا یا آج سے دو ہزار سال پہلے کلام کرتا تھا مگر اب نہیں کرتا۔ لیکن اسلام جس خدا کو پیش کرتا ہے وہ نہ صرف زندہ خدا ہے بلکہ اپنے زندہ ہونے اور اپنی ہستی کا ثبوت ہر لمحہ و ہر آن اپنے تازہ کلام اور اپنے زندہ نشانوں سے دیتا ہے۔ بلکہ قرآن کریم تو یہ بتاتا ہے کہ خدائی مخلوق کی زندگی کا دارومدار ہی خدا کے زندگی بخش کلام پر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ (البقرہ)

یعنی:- "حقیقی وجود اور حقیقی بقا اور تمام صفات حقیقیہ خاص خدا کے لئے ہیں اور کوئی ان میں اس کا شریک نہیں۔ وہی بذاتہٖ زندہ ہے اور باقی تمام زندے اُس کے ذریعہ سے ہیں۔ اور وہی اپنی ذات سے آپ قائم ہے اور باقی تمام چیزوں کا قیام اس کے سہارے سے ہے۔ اور جیسا کہ موت اس پر جائز نہیں ایسا ہی ادنیٰ درجہ کا تعطّل حواس بھی جو نیند اور اُونگھ سے ہے وہ بھی اس پر جائز نہیں مگر دوسروں پر جیسا کہ موت وارد ہوتی ہے نیند اور اُونگھ بھی وارد ہوتی ہے۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۲۶۱)

چنانچہ ابوالبشر حضرت آدمؑ کو جب اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنا چاہا اور زندگی بخشنے کا ارادہ فرمایا تو اسے بھی اپنے کلام سے ہی زندگی بخشی۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو فرماتا ہے:-

فَاِذَا سَوَّیْتُہٗ وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَہٗ سٰجِدِیْنَ ۝ (الحجر: ۳۰)

یعنی "جب مَیں اسے مکمل کر دوں اور اس (کے دل) میں اپنا کلام ڈال دوں تو تم سب اس کے ساتھ سجدہ کرتے ہوئے (اللہ کے حضور) گِر جانا۔"

اس کا صاف مطلب یہی ہے کہ خدا خود بندے کو اَنَا الْمَوْجُوْد کہہ کر اُسے آگاہی بخشتا ہے جیسا کہ اُس نے اپنے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خود فرمایا:-

یٰمُوْسٰٓی اِنَّہٗٓ اَنَا اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ (النمل: ۱۰)

"اے موسیٰ! حقیقت یہی ہے کہ مَیں اللہ ہوں جو غالب اور حکمت والا ہوں۔"

ظاہر ہے کہ خدا کی زندہ، ازلی و ابدی ہستی کا حقیقی اور واقعی ثبوت اُس کے کلام، اس کی وحی اور اس کے الہام کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ہزاروں درود اور سلام اور رحمتیں اور برکتیں اُس پاک نبی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں جس کے ذریعہ سے ہم نے وہ زندہ خدا پایا جو آپ کلام کر کے اپنی ہستی کا آپ ہمیں نشان دیتا ہے۔ اور آپ فوق العادت نشان دکھلا کر اپنی قدیم اور کامل طاقتوں اور قوتوں کا ہم کو چمکنے والا چہرہ دکھاتا ہے۔" (نسیم دعوت صفحہ ۳)

پھر حضورؑ فرماتے ہیں اور کیا خوب فرماتے ہیں:-

"چونکہ خدائے تعالیٰ کی ذات باوجود نہایت روشن ہونے کے پھر بھی نہایت مخفی ہوتی ہے اس لئے اس کی شناخت کیلئے صرف یہ نظام جسمانی جو ہماری نظروں کے سامنے ہے کافی نہ تھا اور یہی وجہ ہے کہ ایسے نظام پر مدار رکھنے والے باوجودیکہ اس ترتیب ابلغ اور محکم کو جو صدہا عجائبات پر مشتمل ہے نہایت غور کی نظر سے دیکھتے رہے بلکہ ہیئت اور طبعی اور فلسفہ میں وہ مہارتیں پیدا کیں کہ گویا زمین و آسمان کے اندر دھنس گئے مگر پھر بھی شکوک و شبہات کی تاریکی سے نجات نہ پا سکے۔ اور اکثر ان کے طرح طرح کی خطاؤں میں مبتلا ہو گئے اور بے ہودہ اوہام میں پڑ کر کہیں کے کہیں چلے گئے اور اگر ان کو اُس صانع کے وجود کی طرف کچھ خیال بھی آیا تو بس اسی قدر کہ اعلیٰ اور عمدہ نظام کو دیکھ کر یہ ان کے دل میں پڑا کہ اس عظیم الشان سلسلہ کا جو پُرحکمت نظام اپنے اندر رکھتا ہے کوئی پیدا کرنے والا ضرور چاہیئے مگر ظاہر ہے کہ یہ خیال ناتمام اور یہ معرفت ناقص ہے کیونکہ یہ کہنا کہ اس سلسلہ کے لئے ایک خدا کی ضرورت ہے اس دوسرے کلام سے ہرگز مساوی نہیں کہ وہ خدا درحقیقت ہے بھی۔ غرض یہ ان کی صرف قیاسی معرفت تھی جو دل کو اطمینان اور سکینت نہیں بخش سکتی اور نہ شکوک کو بکلّی دل سے اٹھا سکتی ہے اور نہ یہ ایسا پیالہ ہے جس سے وہ پیاس معرفت تامہ کی بُجھ سکے جو انسان کی فطرت کو لگائی گئی بلکہ ایسی معرفت ناقصہ نہایت پُرخطر ہوتی ہے کیونکہ بہت شور ڈالنے کے بعد بھی آخر ہیچ اور نتیجہ ندارد ہے۔

غرض جب تک خود خدا تعالیٰ اپنے موجود ہونے کو اپنے کلام سے ظاہر نہ کرے جیسا کہ اس نے اپنے کلام سے ظاہر کیا تب تک صرف کام کا ملاحظہ تسلّی بخش نہیں ہے۔ مثلاً اگر ہم ایک ایسی کوٹھڑی کو دیکھیں جس میں یہ بات عجیب ہو کہ اندر سے کنڈیاں لگائی گئی ہیں تو اس فعل سے ہم ضرور اوّل یہ خیال کریں گے کہ کوئی انسان اندر ہے جس نے اندر سے زنجیر کو لگایا ہے۔ کیونکہ باہر سے اندر کی زنجیروں کو لگانا غیر ممکن ہے۔ لیکن جب ایک مدت تک بلکہ برسوں تک باوجود بار بار آواز دینے کے اس انسان کی طرف سے کوئی آواز نہ آوے تو آخر یہ رائے ہماری کہ کوئی اندر ہے بدل جائے گی اور یہ خیال کریں گے کہ اندر کوئی نہیں بلکہ کسی حکمت عملی سے اندر کی کنڈیاں لگائی گئی ہیں۔ یہی حال ان فلاسفروں کا ہے جنہوں نے صرف فعل کے مشاہدہ پر اپنی معرفت کو ختم کر دیا ہے۔ یہ بڑی غلطی ہے جو خدا کو ایک مُردہ کی طرح سمجھا جائے جس کو قبر سے نکالنا صرف انسان کا کام ہے۔ اگر خدا ایسا ہے جو صرف انسانی کوشش نے اس کا پتہ لگایا ہے تو ایسے خدا کی نسبت ہماری سب امیدیں عبث ہیں بلکہ خدا تو وہی ہے جو ہمیشہ سے اور قدیم سے آپ اَنَا الْمَوْجُوْد کہہ کر لوگوں کو اپنی طرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بُلاتا رہا ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۴۹، ۱۵۰)

پس حقیقت یہ ہے کہ وحی و الہام کے بغیر ایک زندہ اور قادرِ مطلق خدا کے وجود پر کوئی قطعی دلیل قائم نہیں ہو سکتی۔ کائنات سے ایک خالق کے ہونے کا امکان ثابت ہوتا ہے اور وحی و الہام سے اس کے زندہ موجود ہونے پر مُہر ہو جاتی ہے۔

اس کے برخلاف عدمِ کلام کو اللہ تعالیٰ نے بے جان معبودوں اور بُتوں کا خاصہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بنی اسرائیل کے بچھڑے کے ذکر پر فرمایا:-

اَلَمْ یَرَوْا اَنَّہٗ لَا یُکَلِّمُھُمْ وَلَا یَھْدِیْھِمْ سَبِیْلًا ۝ (اعراف ۱۴۹)

کہ ان نادانوں نے بچھڑے کو معبود بناتے وقت اتنا بھی نہ سوچا کہ وہ نہ ان سے کلام کر سکتا تھا اور نہ انہیں راہِ حق کی ہدایت دے سکتا تھا۔ کیا ایسے وجود کو بھی خدا قرار دیا جا سکتا ہے جو سُنتا نہیں جو بولتا نہیں۔

دوسری جگہ فرمایا:-

اَفَلَا یَرَوْنَ اَلَّا یَرْجِعُ اِلَیْھِمْ قَوْلًا

(طٰہٰ: ۹۰)

کہ ان کو یہ بھی نظر نہ آتا تھا کہ وہ بچھڑا تو ان سے بات بھی نہ کر سکتا تھا پھر وہ خدا کیسے ہوا؟

یہ آیات بتلاتی ہیں کہ معبودانِ باطلہ نہ دعاؤں کو سُنتے ہیں، نہ جواب دیتے ہیں اور نہ کلام کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ جو اصلی اور حقیقی معبود ہے اس کی شان ہے کہ وہ بولتا ہے اور کلام کرتا ہے کیونکہ وہ الحیّ ہے اور زندہ ہے اور اس کا زندہ ہونا اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ سلسلۂ وحی و الہام جاری رہے اور وہ اپنے بندوں سے کلام کرے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو پکارنے والے کی پکار کا جواب نہیں دیتا وہ معبود ہونے کے لائق ہی نہیں بلکہ ان معبودوں کو پکارنے والے گمراہ ہیں۔ فرماتا ہے:-

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَہٗۤ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَھُمْ عَنْ دُعَآئِھِمْ غٰفِلُوْنَ ۝

(الاحقاف: ۶)

کہ اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہے جو خدا کے سوا ایسے معبودوں کو پکارے جو قیامت تک اس کو جواب نہ دے سکیں۔ جواب دینا تو درکنار وہ معبود تو ان کی پکار و دعا سے بھی بالکل بے خبر ہیں۔

یہ آیت بھی ثابت کر رہی ہے کہ جھوٹے خدا اور معبودانِ باطلہ اپنے پرستاروں کی نہ پکار سُنتے ہیں اور نہ ہی ان کا جواب دیتے ہیں۔ اب اگر سچے خدا کے متعلق بھی یہ تسلیم کر لیا جائے کہ نعوذ باللہ نہ وہ کسی کی پکار سُنتا ہے اور نہ اس کا جواب دیتا ہے تو اس میں اور جھوٹے معبودوں میں کیا فرق ہوا؟

زندہ خدا کی شان

اصل بات جو ان آیات سے بھی معلوم ہوتی ہے یہی ہے کہ سچے اور برحق خدا کی شان کا یہ تقاضا ہے کہ وہ کلام کرے، دعاؤں اور فریادوں کو سُنے اور ان کا جواب دے۔ اسلام ایسے ہی خدا کا تصور پیش کرتا ہے جو زندہ، بولنے والا اور کلام کرنے والا خدا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے زندہ اور برحق خدا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ہمارا زندہ حیّ و قیوم خدا ہم سے انسان کی طرح باتیں کرتا ہے۔ ہم ایک بات پوچھتے اور دعا کرتے ہیں تو وہ قدرت کے بھرے ہوئے الفاظ کے ساتھ جواب دیتا ہے۔ اگر یہ سلسلہ ہزار مرتبہ تک بھی جاری رہے تب بھی وہ جواب دینے سے اعراض نہیں کرتا۔ وہ اپنے کلام میں عجیب در عجیب غیب کی باتیں ظاہر کرتا ہے اور خارق عادت قدرتوں کے نظارے دکھلاتا ہے یہاں تک کہ وہ یقین کرا دیتا ہے کہ وہ وہی ہے جس کو خدا کہنا چاہئے۔"

(نسیم دعوت صفحہ ۸۲)

ہاں قرآن کریم سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ کبھی بولنا چھوڑ دیتا ہے اور کلام کرنا ترک کر دیتا ہے لیکن اس کا کلام نہ کرنا اور بات کرنا چھوڑ دینا اُس کی ناراضگی کی دلیل اور اس کے غضب کی علامت ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:-

اِخْسَئُوْا فِیْھَا وَلَا تُکَلِّمُوْنِ ۝

(المومنون: ۱۰۹)

دُور ہو جاؤ اور دوزخ میں چلے جاؤ اور مجھ سے کلام مت کرو۔

دوسری جگہ فرمایا:-

اُولٰٓئِکَ مَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِھِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

(البقرہ: ۱۷۵)

دوزخیوں اور جہنمی لوگوں کا ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہیں کرے گا اور انہیں فرمائے گا جاؤ ذلیلو! مجھ سے کلام مت کرو۔

پس جب کلام نہ کرنا غضب اور ناراضگی کی علامت ہوا تو خدا جو اپنے بندوں پر ماں باپ سے بڑھ کر مہربان ہے بالخصوص ایسے بندوں پر جو ہر آن اس کی اطاعت اور فرمانبرداری میں مگن ہیں کس طرح ان سے کلام کرنا چھوڑ دے۔ وہ جب اپنے پیارے بندوں سے پہلے کلام کرتا تھا تو اب کیوں نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ کی صفتِ تکلّم ہی تو اس کے زندہ ہونے کا زبردست ثبوت ہے۔ پس یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اب قیامت تک اُس کی اس صفت کا تعطّل مان لیا جائے اور کہا جائے کہ صفتِ تکلّم اب زائل ہو چکی ہے۔ پہلے بولتا تھا اب نہیں بولتا معاذ اللہ۔ اگر اُس کی اس صفت کا تعطّل مان لیا جائے تو نہ وہ سمیع ثابت ہوگا اور نہ ہی مجیب۔ کہنے والے یہ کہہ دیں گے کہ پہلے سُنتا تھا اب نہیں سُنتا، پہلے جواب دیتا تھا اب نہیں دیتا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس حقیقت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

"اے سُننے والو! سُنو ...

.... ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سُنتا ہے جیسا کہ پہلے سُنتا تھا۔ یہ خیالِ خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سُنتا تو ہے مگر بولتا نہیں۔ بلکہ وہ سُنتا اور بولتا بھی ہے۔ اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں کوئی صفت بھی معطّل نہیں اور نہ کبھی ہوگی۔"

(الوصیت صفحہ ۱۴)

پھر اللہ تعالیٰ کے وہ برگزیدہ بندے جو اُس کی محبت میں مست اور اُس کے عشق میں سرشار ہیں ہر دم اپنے محبوب کے دیدار اور گفتار کے لئے بے چین رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی چونکہ ایک وراء الوراء اور لطیف ہستی ہے جس کے باعث اس کا دیدار نہیں کر سکتے لیکن اگر گفتار سے بھی وہ اپنے عشاق کو محروم کر دے اور ان کو تسلی نہ دے تو نتیجہ کیا ہوگا؟ یہی نا کہ ایک دن ناامید ہو کر وہ اس کو چھوڑ دیں گے۔ عشق و محبت کا مادہ انسان کی فطرت میں ودیعت کیا گیا ہے اور سچا عاشق اپنے محبوب سے ہم کلام ہونے کے لئے اپنے دل میں تڑپ رکھتا ہے اور اس کے کلام کو اپنے لئے آبِ حیات گردانتا ہے۔

عشق مے خواہد کلامِ یار را
رو بپرس از عاشق ایں اسرار را

پس وہ علیم و خبیر ہستی جو انسان کے اندر احساسات و جذبات پیدا کرنے والی ہے کس طرح اپنے عشاق کو اپنی ہمکلامی سے محروم رکھ سکتی ہے اس لئے اُس نے فرمایا:-

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ

(البقرہ: ۱۸۷)

یعنی جب میرے بندے میرے بارہ میں سوال کریں تو تو انہیں کہہ دے میں قریب ہوں اور پکارنے والے کی پکار کو سُنتا ہوں اور اس کا جواب دیتا ہوں۔

کس صفائی سے اللہ تعالیٰ نے اس بات کی وضاحت فرما دی ہے کہ وہ دعا کرنے والے کی دعا کو سُنتا ہے اور پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہے جس سے نہ صرف اس کی ہستی پر انہیں یقین آتا بلکہ اس کے زندہ ہونے پر بھی مُہر ثبت ہو جاتی ہے۔

لیکن افسوس کہ اسلام جس نے زندہ خدا کو دُنیا کے سامنے پیش کیا اس کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منسوب ہونے والے بعض لوگ مردہ پرستوں کی طرح اور غیر قوموں کی ریس کر کے یہ کہنے لگ گئے کہ اب وحی و الہام کا سلسلہ بند ہو گیا ہے۔ اور خدا نے کلام کرنا چھوڑ دیا ہے۔ اس قسم کے لوگوں کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا خوب فرماتے ہیں:-

ہے غضب کہتے ہیں اب وحیٔ خدا مفقود ہے
اب قیامت تک ہے اس اُمت کا قصوں پر مدار
یہ عقیدہ برخلافِ گفتۂ دادار ہے
پر اُتارے کون برسوں کا گلے سے اپنے ہار
وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار
گوہرِ وحیٔ خدا کیوں توڑتا ہے ہوش کر
اک یہی دیں کے لئے ہے جائے عزّ و افتخار
یہ وہ گُل ہے جس کا ثانی باغ میں کوئی نہیں
یہ وہ خوشبو ہے کہ قرباں اس پہ ہو مُشکِ تتار

(باقی)

قرار دادِ تعزیت

محترم مولوی عبد الباقی صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کُنری (سندھ) کی وفات کے موقع پر یکم دسمبر ۱۹۷۴ء کو جماعت احمدیہ مقامی کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرار داد تعزیت منظور کی گئی:-

محترم مولوی عبد الباقی صاحب مرحوم عرصۂ دراز سے کُنری میں مقیم تھے۔ اور اس عرصہ میں مختلف طریقوں پر اُنہیں دینی خدمات سرانجام دینے موقع ملا۔ اور بالخصوص آپ نے لمبے عرصہ تک بطور امیر جماعت کُنری کام کرنے کی توفیق پائی۔

آپ طبیعت کے نہایت ہی سادہ تھے اور آخری عمر میں بھی باوجود آنکھوں کی بینائی کے ضائع ہونے کے دوسروں کے سہارے مسجد میں نماز باجماعت کے لئے باقاعدگی سے تشریف لاتے رہے اور اپنی دینی اور علمی خیالات کے ذریعہ دوستوں کے علم میں اضافہ کا موجب بنتے۔ آپ کی وفات سے جماعت احمدیہ کنری ایک نہایت ہی مخلص اور دُعاگو بزرگ سے محروم ہو گئی ہے۔ آپ نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ ایک فرزند (ڈاکٹر شمیم احمد صاحب ایم، بی، بی، ایس جو سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ سلمہا کے داماد ہیں) اور تین صاحبزادیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ جن میں سے بڑی صاحبزادی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے مرزا خلیل احمد صاحب سلمہ اللہ کے عقد میں ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبرِ جمیل کی توفیق دیتے ہوئے آپ کے نیک نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

خاکساران ممبران جماعت احمدیہ کُنری پاک ضلع تھرپارکر سندھ

دُعائے نعم البدل

خاکسار کا بچہ عزیز عارف محمود ظہور بعمر سات سال ہفتہ عشرہ شدید نمونیہ اور کھانسی میں مبتلا رہنے کے بعد ۱۳ر دسمبر ۱۹۷۴ء کو بقضائے الٰہی فوت ہو گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ مرحوم چوہدری محمد بوٹا صاحب سیالکوٹی مرحوم کا نواسہ اور خان الطاف حسین خان صاحب شاہجہان پوری کا پوتا تھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ صبر جمیل بخشے اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین

(غلام احمد خان ظہور انسپکٹر بیت المال ۱۸/۴۲ فیکٹری ایریا ربوہ)

بازیافتہ انگوٹھی

خاکسار کو ایک عدد طلائی انگوٹھی ملی ہے۔ جس کسی کی ہو وہ نشانی بتا کر مجھ سے لے لے۔ منصور احمد بھٹی (بھٹی ہومیو شفا خانہ) رحمت بازار ربوہ

درخواستِ دعا

(۱) میرے خالہ زاد بھائی عزیزم خواجہ ظفر احمد صاحب قائد ضلع سیالکوٹ شیخوپورہ کے قریب ٹریفک کے ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں۔ آپ کے گھٹنے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ اس وقت میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ خواجہ صاحب سلسلہ کے ایک مخلص اور فدائی کارکن ہیں۔

قارئین کرام سے ان کی جلد صحتیابی کے لئے دُعائے خاص کی درخواست ہے۔

(۲) دفتر ہذا کے ایک کارکن مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فائق ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام سے خاص درخواست دعا ہے۔

شبیر احمد
وکیل المال اوّل تحریک جدید

دانت مت نکلوائیے

ورنہ عمر بھر اس نقصان کی تلافی نہ ہو سکے گی

بفضلہ تعالیٰ جدید میڈیکل سائنس "کیوریٹو سسٹم" کی حیرت انگیز ادویات سے دانتوں کی تمام بیماریاں فوری اور مستقل طور پر ختم ہو جاتی ہیں۔

اینٹی پائیوریا ANTI PYORRHOEA
گوشت خورہ اور مسوڑھوں کی ہر خرابی کا علاج ہے۔ -/۱۰

اینٹی کیریز ANTI CARIES.
گھن والے کھوکھلے اور بدرنگ دانتوں کا علاج ہے۔ -/۱۰

ٹوتھ کیور دانت درد کا فوری علاج ہے۔ -/۴

دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر مفت حاصل کریں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی
ہیڈ آفس۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

سردیوں کا تحفہ

شربت خانہ ساز:- نزلہ زکام۔ کھانسی کے لئے گرم پانی یا چائے میں استعمال کریں۔

بیوٹی لوشن:- چہرہ کی خوبصورتی کیلئے

کاجل نور البصر:- آنکھوں کی صحت و صفائی کیلئے تحفہ۔

دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ

جرمولین (رجسٹرڈ)

نئی و پرانی خارش، داد، چنبل، پھوڑے، پھنسی اور کیل چھائیوں کے لئے زود اثر اور مجرّب مرہم

اختر یونانی لیبارٹریز۔ لائلپور

فون:- ۶۹۰۶

سٹاکسٹ:- ناصر دواخانہ ربوہ

ھُوَالشَّافِی

حیوانات کی دوائیں!

اکسیر اپھارہ

ٹینر۔ بندش۔ ٹک۔ کنار۔ سرکن۔ زہرباد۔ گل گھوٹو واہ۔ دردوں۔ کمی دودھ۔ تھنوں کی اکسیریں۔ مرغیوں کیلئے اکسیر رانی کھیت اور پولٹری کیور وغیرہ ½ فیصد کمیشن پر دستیاب ہیں۔

حیوانات کیلئے مفید لٹریچر **مفت**

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس:- ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ۔ فون نمبرز ۶۰۶/۶۰۷

بواسیر PILES

کی کامیاب دوا

پائلز کیور PILES CURE

قیمت -/۱۰ نمونہ کی خوراک مُفت

پیشکردہ:- ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ۔ فون نمبرز ۶۰۶/۶۰۷

زدجام عشق

مقوی اعصاب۔ مقوی اعضائے رئیسہ اور جسمانی کمزوری دُور کرنے کے لئے اکسیر ہے

رعایتی قیمت مکمل کورس -/۲۵ روپے

المنار دواخانہ ربوہ

بندھن:- محافظ جوانی۔ جملہ شکایات کا شافی علاج ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ فون ۵۳۴
قیمت -/۵ روپے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالمگیر زبانوں کا اجلاس (بقیہ صفحہ اوّل)

۲۲	مکرم ایم۔ اے۔ سعید صاحب	والی	گھانا
۲۳	" محمد علی صاحب کاٹرے	لوگنڈا	یوگنڈا
۲۴	" ڈاکٹر پیر فضل الرحمٰن صاحب	سندھی	پاکستان
۲۵	" بریگیڈئیر جنرل احمد صاحب	سُنڈانیز	انڈونیشیا
۲۶	" حبیب اللہ احمدی صاحب	نیاموئیزی	تنزانیہ
۲۷	" عیسٰی احمدی صاحب	سواحیلی	"
۲۸	" مولانا چراغ الدین صاحب	پشتو	پاکستان
۲۹	" عبدالوہاب صاحب	بلتی	بلتستان
۳۰	" عبدالرحیم غنی صاحب	مینانگ (سماٹرا)	انڈونیشیا
۳۱	" خلیل صاحب	انڈونیشین	"
۳۲	" کیپٹن ملک محمد عبداللہ صاحب	برمی	پاکستان
۳۳	" عبدالعزیز صاحب سیلونی	تامل	سری لنکا
۳۴	" میاں عبدالحی صاحب	انڈونیشین (قومی زبان)	انڈونیشیا
۳۵	" قریشی محمد حنیف صاحب قمر علوی (سائیکل سیاح)	اُڑیا (اُڑیسہ کی زبان)	پاکستان
۳۶	" عبدالرحیم صاحب راٹھور	کشمیری	کشمیر
۳۷	" خواجہ برکات احمد صاحب	شینا	گلگت
۳۸	" منور اقبال خان صاحب	سرائیکی	پاکستان
۳۹	" احمد واڈی	کیماکونڈے	تنزانیہ
۴۰	" مولانا عبدالمالک خان صاحب	اُردو	پاکستان

اجلاس کے اس طویل پروگرام کے دوران محترم صدرِ جلسہ حاضرین کو تبلیغِ اسلام کے سلسلہ میں جماعتِ احمدیہ کی خصوصی مساعی سے بھی روشناس کراتے رہے۔ چنانچہ آپ نے مشنوں، تراجم قرآن کریم اور مساجد وغیرہ کے تازہ ترین اعداد و شمار پیش کر کے حاضرین کے ازدیادِ ایمان و اخلاص کا سامان مہیا فرمایا۔ علاوہ ازیں محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریکِ جدید اور مکرم صالح محمد خان صاحب شاہد مربی سلسلہ نے علی الترتیب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا پاکیزہ منظوم کلام خوش الحانی کے ساتھ اجلاس کے دوران پیش فرمایا۔ نیز ملک منیر احمد صاحب نے سندھی اور ماسٹر محمد انور صاحب نے پنجابی میں اپنی عمدہ نظمیں پیش فرمائیں۔

اس پُر ہجوم اجلاس کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ امریکن احمدی وفد کے امیر مظفر احمد صاحب ظفر جب تقریر کے لئے تشریف لائے تو تقریر کے دوران وہ جذبات سے مغلوب ہو کر زار و قطار رونے لگے اور ان کے اس جذبۂ ایمان سے متاثر ہو کر جملہ حاضرین آبدیدہ ہو گئے۔ اسی طرح محترم السید منیر الحصنی صاحب آف شام نے جب اقتباس کا فصیح عربی میں نہایت پُرشکوہ آواز میں ترجمہ پیش فرمایا تو حاضرین کی زبانوں پر بے اختیار سُبحان اللہ اور صلِّ علیٰ جاری ہو گیا اور احباب وجد سے جھوم اُٹھے۔

سوا نو بجے یہ دلچسپ اور ایمان افروز اجلاس دعا کے ساتھ اختتام کو پہنچا جو صدرِ محترم کے ارشاد پر محترم السید منیر الحصنی صاحب آف شام نے کروائی۔ الحمد للہ

اعلانِ نکاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے ۲۹ر دسمبر ۱۹۷۴ء بروز اتوار بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں منصور احمد صاحب بھٹی بی۔ ای (الیکٹریکل) ایم۔ بی۔ اے ابن مکرم چوہدری محمود احمد صاحب بھٹی کراچی کا نکاح عزیزہ نعیمہ آنسہ سلمہا بنت مکرم قریشی محمود احمد صاحب ہاشمی ایڈووکیٹ لاہور کے ساتھ ۲۱ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ منصور احمد صاحب بھٹی مکرم ڈاکٹر شاہنواز صاحب کے پوتے اور نعیمہ آنسہ سلمہا مکرم ڈاکٹر غلام علی صاحب مرحوم کی نواسی ہیں۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمرِ ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

درخواستِ دعا: مکرم ملک منور احمد صاحب ابن مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب کی اہلیہ صاحبہ محترمہ عرصہ سے ذیابیطس اور گردہ میں سوزش کی وجہ سے بہت بیمار ہیں آجکل طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور عمرِ دراز سے نوازے۔ آمین۔

کوئٹہ کے زلزلہ کے بعد پاکستان کی تاریخ کا شدید ترین زلزلہ

ضلع سوات کے ستّر میل کے علاقہ میں خوفناک تباہی اور شدید جانی و مالی نقصان

مرنے والوں کی تعداد ۴۷۰۰ اور زخمیوں کی تعداد پندرہ ہزار تک پہنچ چکی ہے

راولپنڈی ۲۸ر دسمبر ۱۹۷۴ء ہفتہ کے روز سوا پانچ بجے شام کے قریب ضلع سوات کا قریباً ستّر میل کا علاقہ شدید زلزلہ سے لرز اٹھا جس سے دور دور تک تباہی پھیل گئی ہے اور علاقہ بھر میں شدید جانی و مالی نقصان ہوا ہے۔ ۳۰ر دسمبر کی شام تک مرنے والوں کی تعداد ۴۷۰۰ سے اوپر پہنچ چکی ہے اور پندرہ ہزار سے زائد افراد زخمی ہو چکے ہیں لیکن ابھی چونکہ دور دراز علاقوں سے اطلاعات موصول نہیں ہوئی ہیں اس لئے خدشہ ہے کہ مرنے اور زخمی ہونے والوں کی تعداد اس سے بہت زیادہ ہے۔ دس دیہات میں قریباً پانچ ہزار مکانات مکمل طور پر تباہ ہو گئے ہیں اور چار ہزار مکانوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ ۶۰ ہزار افراد متاثر ہوئے ہیں۔ شاہراہِ قراقرم پر واقع گاؤں پٹن رات بھر زلزلے کے شدید جھٹکوں سے لرزتا رہا۔ یہ گاؤں مکمل طور پر تباہ ہو گیا ہے۔ اسکے پانچ سو مکانوں میں سے ایک مکان بھی ایسا نہیں ہے جو زمین بوس نہ ہوا ہو۔ (بحوالہ ریڈیو ۲۹، ۳۰ر دسمبر ۱۹۷۴ء)

۱۹۳۵ء کے کوئٹہ کے زلزلے کے بعد ضلع سوات میں آنے والا یہ زلزلہ پاکستان کی تاریخ کا شدید ترین زلزلہ ہے۔ (مساوات ۳۰ر دسمبر ۷۴ء صفحہ اوّل)

پاک فوج کے ایک مذہبی معلم مولوی عبدالغفور نے بتایا کہ وہ نماز مغرب کے لئے مسجد میں گیا ابھی مؤذن اذان دینے ہی لگا تھا کہ زلزلہ کے باعث مسجد دہل گئی اور اس کی ایک دیوار اس پر آگری۔ مؤذن چونکہ کھلی جگہ پر تھا اس لئے وہ بچ گیا۔ اس نے اسے ملبہ تلے سے نکالا۔ مولوی عبدالغفور نے بتایا کہ وہ ساری رات زخمی ہونے کے باوجود مسجد میں رہا۔ اُس نے چٹانوں کو ٹوٹتے اور دریائے سندھ میں لڑھکتے ہوئے دیکھا۔ اس نے بتایا کہ پٹن نامی قصبہ کے بازار میں ایک سو دکانیں تھیں جو سب کی سب پیوندِ زمین ہو گئیں۔ ایک نوجوان محمد رفیق نے جو فوج میں نرسنگ میں ہے بتایا کہ جس یونٹ سے اس کا تعلق ہے وہ آجکل شاہراہِ قراقرم کی تعمیر کے سلسلہ میں پٹن گاؤں کے قریب چھاؤنی ڈالے ہوئے ہے۔ اُس نے بتایا کہ زلزلے کے جھٹکے محسوس کرنے پر وہ اپنے خیمے سے باہر نکلا ہی تھا کہ دیوار اس پر آگری جس سے وہ شدید زخمی ہو کر بیہوش ہو گیا۔ ہسپتال میں ایک اور شخص رشید کو بھی زخمی حالت میں اسی گاؤں سے لایا گیا ہے اس نے بھی بتایا کہ زلزلہ کی گڑگڑاہٹ انتہائی خوفناک تھی جس سے پورا گاؤں پیوندِ زمین ہو گیا۔ (امروز ۳۰ر دسمبر ۷۴ء)

پٹن کا قصبہ راولپنڈی سے قریباً ڈیڑھ سو میل شمال اور گلگت سے تین سو میل دور واقع ہے ٹھاکوٹ سے اس کا فاصلہ ۳۵ میل ہے۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی کل صبح وزیر اعظم بھٹو کی ہدایت پر سول اور فوجی اداروں نے امدادی کارروائی شروع کر دی ہے۔ فوجی طیارے وادیٔ قراقرم کا فضائی جائزہ بھی لے رہے ہیں تاکہ دور دراز علاقوں میں ہونے والے نقصانات کا اندازہ لگا کر امدادی سرگرمیوں کا دائرہ وسیع کیا جا سکے۔

راولپنڈی میں کیبنٹ ڈویژن کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ متاثرہ علاقے میں ہیلی کاپٹروں کے ذریعے گرم کپڑے خیمے دوائیں اور کھانے پینے کا سامان بھی پہنچایا جا رہا ہے۔ کیبنٹ ڈویژن میں بھی ایک امدادی مرکز قائم کر دیا گیا ہے جو دن رات کام کرے گا۔ فوج نے دو ڈاکٹروں کی ایک جماعت دواؤں سمیت متاثرہ علاقے میں بھیج دی ہے۔ حکومتِ سرحد نے بھی ڈاکٹروں کی ایک امدادی جماعت روانہ کر دی ہے۔ راولپنڈی میں فوج کے ایک اعلیٰ افسر کی نگرانی میں ہنگامی کیمپ بھی قائم کر دیا گیا ہے۔ زخمیوں کو ہیلی کاپٹروں کے ذریعے امدادی مرکزوں اور فوجی ہسپتالوں میں منتقل کیا جا رہا ہے۔ ایک سرکاری پریس ریلیز میں بتایا گیا ہے کہ شدید زلزلے کے باعث ٹیلی فون تار اور مواصلات کے سلسلے تباہ ہو گئے ہیں۔

وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے زلزلہ میں وادیٔ سندھ کے گاؤں پٹن کی تباہی پر گہرے صدمہ کا اظہار کیا ہے۔ وزیر اعظم نے اپنے ایک پیغام میں کہا ہے کہ قوم کو ایسی تباہیوں کے وقت صبر اور استقلال کا ثبوت دینا چاہیئے۔ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ گزشتہ شام شاہراہِ قراقرم پر موضع پٹن میں زلزلہ کی تباہ کاری کی خبر سے مجھے سخت دُکھ ہوا ہے۔ مجھے پسماندگان سے دلی ہمدردی ہے اور ان افراد کی موت کا سخت صدمہ ہے جو مکانوں تلے دب کر جاں بحق ہو گئے۔ موضع پٹن کی دوری اور ذرائع مواصلات کی مشکلات کے باعث اگرچہ تباہی کی خبر دیر سے ملی تاہم تمام متعلقہ سرکاری امدادی اداروں کو جن میں فوجی اور سول ادارے شامل ہیں فوراً حرکت میں لایا گیا ہے۔ مصیبت زدگان کو طبی اور دیگر امداد پہنچانے اور گاؤں کو دوبارہ تعمیر کرنے میں مرکزی اور صوبائی حکومتیں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں گی۔ وزیر اعظم نے اپنے پیغام میں امید ظاہر کی ہے کہ تمام قوم متحد ہو کر اس تباہی کے اثرات دور کرنے کی کوشش کرے گی۔

وزیر اعلیٰ سندھ غلام مصطفیٰ جتوئی نے بھی گہرے دُکھ کا اظہار کیا ہے۔